PARHLO PAKISTAN

اب آپ ہر قسم کے ناول ہماری ویب سائٹ
سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہماری ویب سائٹ ناولز رائٹرز کے لئے آفر
بھی دیتی ہے۔ اگر آپ لکھنے کے شائق ہیں تو ہم سے رابطہ
کریں۔ آپ کے ناولز کے علاوہ ناول کے بہترین ہونے
پر آپ کو کیش پرائز بھی دیں گے

ابھی اپنا ناول EMAIL کریں اور اپنے لکھاری ہونے کا فائدہ اٹھائیں۔

WHATSAPP GROUP : 0318-9992829
PARHLO.COM.PK@GMAIL.COM

پہچان

ہما بیگ

"امی، میں بہت پریشان ہوں......" حفصہ کی
واز میں پریشانی کے ساتھ تھکاوٹ بھی نمایاں تھی۔
"کیا ہوا میری پیاری بہادر بیٹی......؟" سلمٰی
نے اپنی لاڈلی بیٹی سے پیار سے پوچھا۔
"امی کہیں نوکری نہیں مل رہی، سلمان کا کاروبار
ل نہیں چل رہا، اتنی مہنگائی میں بچوں کی تعلیم، گھر
خرچے سب کیسے پورے کروں...... آپ اور ابو نے
یں اتنی اعلیٰ تعلیم دلوائی؟ دن، رات محنت و مشقت کر
ہمیں یہاں تک پہنچایا۔ اور اب لگتا ہے اس سب کا
کوئی فائدہ نہیں......"

"حفصہ میری جان تمہیں تعلیم نوکری کرنے کے لیے تو نہیں دلوائی تھی۔ تعلیم تو عورت کا زیور ہے۔ تعلیم سے شعور حاصل ہوتا ہے، شخصیت میں نکھار آتا ہے۔ عورت اپنی نسل کی اچھی تربیت کر سکتی ہے۔ تم دل چھوٹا مت کرو، میری بیٹی...... یہ وقتی اتار چڑھاؤ تو زندگی میں آتے ہیں۔ اس سے حوصلہ تھوڑی ہارتے ہیں۔" سلمٰی بیگم نے بیٹی کو سمجھایا۔

"امی مجھے کسی اسکول میں گھسنے تک نہیں دیا

جاتا۔ کیسے میں درخواست اندر تک پہنچاؤں، یہ میرا عبایا اور ڈھکا ہوا سر دیکھ کر ہی باہر سے لوٹا دیتے ہیں۔ بتائیں میں کیا کروں......؟ پھر تو میری تعلیمی اسناد سب بیکار ہیں......'' حفصہ رو پڑی۔

گزشتہ ایک ہفتے سے اس کے ساتھ یہی ہو رہا تھا۔ ایک سے ایک بڑے اسکول میں اپنی ڈگری اور قابلیت آزمانے جا رہی تھی مگر اس کا ظاہری حلیہ دیکھ کر ہی اسے لوٹا دیا جاتا تھا۔

''دل چھوٹا مت کرو، میری ایک سہیلی ایک بڑے مشہور اسکول کی مالکن ہیں، میں ان سے بات کرتی ہوں......''

''مگر امی آپ نے ہمیشہ سفارش کی مخالفت کی ہے۔ ہمیں بچپن سے سکھایا کہ اپنے اوپر بھروسا رکھو، اپنی قابلیت کی بنا پر ترقی کرو پھر آج......'' ماں کی بات سن کر وہ بولی۔

''ہاں بیٹی ٹھیک کہہ رہی ہو مگر یہ ہمارے سسٹم کی خرابی اور ہماری مجبوری ہی ہے، میں ابھی روبینہ کو فون کرتی ہوں اور یہ سفارش نہیں ہے، تم اپنی قابلیت سے خود نوکری حاصل کرو گی ان شاء اللہ......'' سلمیٰ نے بات ختم کر کے فوراً میڈم روبینہ کو فون ملایا۔ سلام دعا کے بعد سلمیٰ اصل مدعے پر آئیں۔

''بات دراصل یہ ہے روبینہ کی میری بیٹی کو اس وقت جاب کی اشد ضرورت ہے۔ حالات کی مجبوری کی وجہ سے اس کو گھر سے نکلنا پڑا ہے۔''

''ہاں، ہاں وہی بیٹی جس کو ہمیشہ اسکالرشپ ملا۔ ہمیشہ ٹاپ پر رہی اور ایم بی اے میں بھی پورے صوبے میں ٹاپ کیا۔''

''ماشاء اللہ بہت ہی قابل ہے، اب اس وقت اسے ضرورت آن پڑی ہے تو مجھے تمہارا خیال آیا۔ دیکھنا وہ ٹیچنگ میں بھی مایوس نہیں کرے گی۔'' سلمیٰ نے اپنے تئیں انہیں بیٹی کی قابلیت سے آگاہ کیا۔

''سلمیٰ تم بالکل بے فکر ہو جاؤ، اسے کل میرے پاس بھیج دو......'' روبینہ میڈم نے بڑی حوصلہ افزا بات کی اور ادھر سلمیٰ نے بھی بیٹی کو حوصلہ دیا سو وہ جانے کو راضی ہوگئی۔

اگلے ہی روز حفصہ اسکول چلی گئی۔ ریسپشن پر بیٹھی مستعد سی سیکرٹری کو اپنے آنے کا بتایا کہ پرنسپل روبینہ سے ملنا ہے۔ پرنسپل نے عزت سے اسے اندر بلوایا اور بات چیت شروع کی۔ حفصہ نے خود اعتمادی سے سارے سوالات کے جواب دیے۔ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں پر اسے دسترس حاصل تھی۔

''مس حفصہ آپ اگلے مہینے سے ہمیں جوائن کرلیں۔ یقیناً ہمیں آپ سے اور آپ کو ہم سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔'' پرنسپل نے بڑی عزت اور جاب کی یقین دہانی کے ساتھ اسے رخصت کیا۔

گھر آکر حفصہ نے ماں کو خوش خبری سنائی۔ نوکری کے ساتھ اس کو دونوں بچوں کو بھی اسکول میں داخلہ مل گیا تھا وہ بھی آدھی فیس پر......پھر وقت کا پہیا چل پڑا مصروفیت میں ماں، بیٹی کی کئی، کئی دن بات نہیں ہو پاتی۔ ہوتی بھی تو سلام، دعا اور خیریت تک......

ایک روز سلمیٰ نے خود ہی پوچھ لیا۔

''حفصہ بیٹی جاب کیسی چل رہی ہے؟ کوئی پریشانی تو نہیں......؟ روبینہ سے ملاقات ہوتی ہے؟''

''اللہ کا شکر ہے امی، میڈم روبینہ سے ویسے تو ملاقات نہیں ہوئی۔ ہاں صرف آتے جاتے سلام دعا ہو جاتی ہے۔ اسکول میں پروگرامز بھی کافی ہوتے ہیں۔ تقاریر کے مقابلے، کبھی، کچھ تو کبھی کچھ......وہ سب مجھ سے ہی لکھوائے جاتے ہیں، جب، جب تعریف ہوتی ہے تو میرا نام بھی پکارا جاتا ہے مگر مجھے اسٹیج پر آڈینس کے سامنے جانے کی اجازت نہیں ہے۔''

''اچھا......مگر کیوں؟ کیا وجہ ہے، کیا تم لوگوں کا سامنا نہیں کرسکتیں......؟'' حفصہ کی بات سن کر سلمیٰ نے حیرت سے پوچھا۔

''نہیں......امی ایسی بات نہیں ہے آپ کو تو پتا ہے صوبے بھر سے مجھے بلایا جاتا تھا اور میں انعام لے کر واپس آتی تھی۔ مگر اب یہاں عبایا کی وجہ سے مجھے وہ اسٹیج پر نہیں بلاتے۔ اسکول کی عزت پر فرق آئے گا ناں......میں پیچھے بیٹھ کر سنتی ہوں اور کڑھتی رہتی ہوں، مگر آپ میڈم سے کوئی بات مت کیجیے گا۔''

بیٹی کا دکھ ماں ہی سمجھ سکتی ہے۔ لاڈلی، ہر دلعزیز، خوش گفتار، ہر محفل کی جان، جب وہ اسٹیج پر تقریر کرتی تھی تو ہر طرف تالیاں سنائی دیتی تھیں اور آج اس کی صلاحیت سے تو فائدہ اٹھایا جا رہا تھا مگر اسے سامنے آنے سے روک دیا گیا۔ یہ کیسا تضاد تھا۔

''سوری امی! میں نے آپ کو پریشان کر دیا مگر دل کی بات ماں سے نہیں کہتی تو پھر کس سے کہتی...... آپ سمجھ سکتی ہیں میری حالت......''

یونہی سال گزر گیا۔ بچوں کے رزلٹ کے ساتھ ٹیچرز کے لیے بھی گرینڈ انعام کا وقت آگیا۔ سب دل ہی دل میں خوش ہو رہے تھے۔

''مس حفصہ آپ کو میڈم روبینہ نے آفس میں بلایا ہے، بریک کے بعد مل لیجیے گا۔'' چپراسی نے اسٹاف روم میں آکر اس سے کہا۔

''اوہو......آج امی کی سہیلی کو یک بیک کیسے میری یاد آگئی۔ چلو دیکھ لیتے ہیں، کہیں نوکری سے ہی فارغ نہ کردیں۔''

''میڈم کیا میں اندر آسکتی ہوں؟'' حفصہ کی آواز پر انہوں نے سر اوپر اٹھایا۔

''آؤ، آؤ تم سے ملاقات ہی نہیں ہو پاتی۔ ٹیچنگ تو بہت اچھی جا رہی ہے تمہاری میں کوآرڈینیٹر سے پوچھتی رہتی ہوں......ویسے تو تم بچپن سے ہی ٹیلنٹڈ ہو۔ ہاں ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ تم کو اس سال ہماری تینوں برانچز میں بہترین ٹیچر کا ایوارڈ دینے کا بورڈ نے فیصلہ کیا ہے۔ مگر ایک شرط پر کہ تم اس لباس میں اپنا میڈل لینے اسٹیج پر نہیں آؤ گی۔'' ان کی بات سن کر وہ حیرت میں تھی۔

''میڈم آپ نے مانگا بھی تو کیا...... جب میں صدر صاحب سے اپنی گولڈ میڈل لینے عبایا میں جا سکتی ہوں تو کیا یہاں میں معمولی ایوارڈ کے لیے اپنا عبایا اتار دوں؟ نہیں، بالکل نہیں عبایا تو عورت کا وقار ہے اور مسلمان عورت کی پہچان ہے، میں اپنا تشخص نہیں چھوڑ سکتی۔ آج میں مجبوری میں اپنا عبایا پہننا چھوڑ دوں

غزل

محبت کر کے کیا پایا
سراسر دھوکا ہی کھایا

سبھی نے پھیر لی آنکھیں
زمانے کا گلہ آیا

بڑا دکھ ہے نا قدری کا
سمندر بن گیا سایہ

سنا تھا پیار مشکل ہے
یہی تو ہم نے آزمایا

وہی تھا محور و مرکز
تو پھر کیوں اس نے تڑپایا

کلام: افتخار شوق، میاں چنوں

کل کو مذہب بھی بدلنے کو کہا جاسکتا ہے۔ یہ ایوارڈ آپ کو اور آپ کے بورڈ کو مبارک ہو، میں اپنے بچوں کے سامنے مثال بننا چاہتی ہوں انہیں یہ نہیں سکھانا چاہتی کہ ضرورت کے تحت اپنی پہچان اور عزت کو داؤ پر لگا دو...... بہت شکریہ آپ کا......'' اتنا کہہ کر حفصہ، پرنسپل کے آفس سے بڑے اعتماد کے ساتھ سر اٹھا کر خود اعتمادی سے چلتی ہوئی باہر آگئی۔

اور پھر وہ دن آ ہی گیا۔ حفصہ کے ساتھ اس کی امی بھی پروگرام میں آئی تھیں۔ بیٹی کو نہیں مگر نواسے، نواسی کو تو انعام ملنا تھا۔

''میم حفصہ سلمان کو بہترین ٹیچر کا ایوارڈ دیا جا رہا ہے اور ساتھ، ساتھ آج سے تینوں اسکولز کی کوآرڈینیٹر بھی وہ ہوں گی اس طرح ان کی ٹیچنگ اسکلز اور شخصیت کے اعتماد کو دیکھتے ہوئے ہم ان کی صلاحیتوں سے آئندہ بھی بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔'' پرنسپل کے ان الفاظ نے سلمیٰ بیگم کا سر فخر سے اونچا کر دیا تھا۔

❁❁❁